(قسط ۹)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

محمد طفیل - ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

(۱) مخطوطہ نمبر ۳۲ داخلہ نمبر ۳۷۷۸

- کشف الرمز - فنِ تجوید - تقطیع ۸/۶ × ۸/۴ ، ۶½/۴، حجم ۵۰ صفحات، سطر فی صفحہ ۱۴ -
- مصنف : احمد بن عبداللہ الغربی -
- کاتب : محمد بن مولود المغربی -
- کتابت : یکم جمادی الثانیہ ۱۳۱۳ھ -
- کاغذ : ولایتی، سفید مائل بہ زردی -
- خط : معمولی نسخ، روشنائی سیاہ صمغ دودی، سُرخی :- سُرخ رنگ (سفوف کی روشنائی)-
- زبان : عربی نظم -

ابتداء :- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمدٍ وآلہ وسلم -

بدأتُ ببسم اللہ والحمد اوّلا | وصلیتُ بعدہٗ علی خیر المرسلا
یقول الراجی عفو مولاہ ھو احمد | بن عبد اللہ العربی اصلا موصلا
ایطلبا الاثبات والحذف جامع | کما جری الاخذ عن مشایخ سلسلا
نظمتہ للصبیان رغبۃ لاجر | علی تفیات الامر سھلا مفصلا
وسمیتہ بکشف الرمز لیسئلا | نخذ منی نظماً سھلا لیطلبا العلا
ولست من اھل العلم اخی | ولکننی رجوت لفضل اللہ لیسھلا

انتہاء :-

وابیتھا کج وعامھا شرنبٔ | انتھی بحمد اللہ وحسن عونہ العلا

کاتب کا ترقیمہ :

كملت النسخة المباركة المسودة على يد افقر العبيد الى الله تعالى الضعيف الراجي عفو مولاه الودود محمد بن مولود المغربي، اللهم اغفر ذنوبنا ووالدينا واشياختنا ولجميع المسلمين، آمين والحمد لله رب العالمين۔

في غرة جماد الثاني سنہ ۱۳۱۳ھ

یہ کتاب عربی نظم میں فنِ تجوید کی ایک کتاب ہے جس میں ثبت و حذف پر بحث ہے۔ مصنف نے اس کو نظم کرتے ہوئے کتاب حرز الامانی و وجہ التہانی، معروف بالقصیدۃ الشاطبیہ مصنفہ ابومحمد القاسم بن فیرہ الرعینی الشاطبی الاندلسی الضریر (۵۳۸ھ - ۵۹۰ھ) کو سامنے رکھا ہے۔ اور اسی وزن و قافیہ کو اختیار کیا ہے۔ قصیدہ شاطبیہ کا پہلا شعر ہے : ؎

بدأت ببسم الله في النظم اوّلا تبارك رحمانا رحيما موئلا

مصنف رحمہ اللہ تیرہویں صدی ہجری کے آخری دور میں غالباً مصر میں رہتے تھے اور فنِ تجوید کی تعلیم دیتے تھے، اگرچہ ان کا تذکرہ کسی کتاب میں نہیں مل سکا مگر جس طرح کی زبان اور جو انداز نظم میں اختیار کیا گیا ہے، اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے۔

کتاب کا نسخہ بڑی اچھی حالت میں ہے۔ اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے، اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ اس کے دوسرے نسخے کہاں کہاں موجود ہیں۔ یہ نسخہ مصنف کا اپنا نسخہ نہیں ہے اور نہیں کہا جا سکتا ہے کہ مصنف کی زندگی میں یہ لکھا گیا تھا۔ کاتب تعلیم یافتہ اور فنِ تجوید سے واقف ہے اس لئے کتابت کی بہت زیادہ اور فاش غلطیاں اس نسخہ میں نہیں ہیں۔ لیکن خود مصنف میں عربی نظم کی وہ صلاحیت موجود نہیں تھی جو علامہ الشاطبی میں تھی اس لئے کتاب میں ایسی غلطیاں پائی جاتی ہیں جو ایک اچھے شاعر اور زبان دان کے کلام میں نہیں ہونی چاہئیں۔

○ مخطوطہ نمبر ۳۳ داخلہ نمبر ۳۷۷۹

• تعزيز الجميلة لمنادمة العقيلة

• تقطیع $\frac{9}{6\frac{1}{2}} \times \frac{6}{4\times3}$ ۔ حجم ۳۱۶ صفحات، سطر فی صفحہ ۲۱ ۔ زبان عربی نثر۔

- کاغذ۔ سفید دستی۔
- روشنائی۔ سیاہ صمغ دودی۔
- خط۔ نسخ۔ بدخط بقدر مایقرار۔
- جدول۔ سرخ، معمولی رنگین روشنائی۔
- مصنف۔ شیخ احمد العشوری العقاد۔

علم "رسم المصاحف و تجوید" کے مشہور عالم ابو محمد قاسم ابن فیرۃ الشاطبی متوفی ۵۹۰ھ نے ایک رائیہ قصیدے میں قرأت اور رسوم مصحف قرآنی کو بیان کیا ہے۔ اس منظوم کتاب کا نام مصنف نے "عقیلۃ اتراب القصائد فی اسنیٰ المقاصد" رکھا ہے۔ یہ قصیدۂ رائیہ ارباب فن کے نزدیک اپنی تصنیف کے زمانہ سے اب تک مقبول و معروف ہے۔

امام شاطبی اپنے زمانہ میں نحو، لغت اور قرأۃ قرآن کے بے مثال عالم سمجھے جاتے تھے۔ ۵۳۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۹۰ھ میں وفات پائی۔ قاہرہ میں "التربیۃ الفاضلیۃ" نامی قبرستان میں جو جبل مقدم کے ڈھلوان پر واقع ہے امام شاطبی کی قبر موجود ہے۔ یہی امام شاطبی "حفظ الامانی و وجہۃ التھانی" کے بھی مصنف ہیں۔ یہ آنکھوں سے معذور تھے۔

عقیلہ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

الحمد للّٰہ موصولاً کما اَمَرَا مُبارکاً طیّباً یستنزل الدُّررا

مصر اور دوسرے مقامات پر کئی بار چھپ چکی ہے۔

اس منظوم کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں جن میں سب سے زیادہ مشہور شرح برہان الدین ابراہیم ابن عمر الجعبری متوفی ۷۳۲ھ کی شرح ہے۔ جس کا نام جعبری نے "جمیلۃ ارباب المراصد" رکھا ہے۔ امام شاطبی کی اصل کتاب کی طرح یہ شرح بھی بہت مقبول ہے۔ جمیلہ "شرح العقیلہ" کے نام سے چھپ چکی ہے۔ اور اس کے قلمی نسخے بھی متعدد کتب خانوں میں ملتے ہیں۔

مصر کے ایک فاضل قرأت شیخ احمد العشوری العقاد نے ۱۲۶۹ھ میں جمیلہ شرح عقیلہ پر ایک اور شرح لکھی۔ اور اس کا نام "تغرید الجمیلہ لمنادمۃ العقیلۃ" رکھا ہے۔

زیر نظر مخطوطہ اسی تغرید الجمیلہ کا ایک نسخہ ہے۔ آخر میں مصنف کی یہ عبارت درج ہے:۔

تَمَّ ھذا الشرح المبارکَ بحمد اللّٰہ وعَونہٖ وحُسنِ توفیقِہٖ ووَافقَ الفراغُ
نسخہٖ یوم الاحد المبارکؒ الموافق لِستّۃِ وعشرون (وعشرین) خلط من شھر
الاصب الذی ھو من شھور ثمانیۃ وستون (وستین) ومأتَین والف من ھ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم تسلیما۔

کتاب کے حاشیہ پر مصنف کا مقابلہ تحریر ہے۔ جو ۱۲۷۷ھ کا ہے نسخہ کے کاتب کا نام
اللیثی یوسف ہے۔

جہاں تک ہماری تلاش کا تعلق ہے۔ ہمیں اس کے دوسرے نسخہ کی کوئی اطلاع نہیں۔
خیر الدین زرکلی کی مشہور کتاب "الاعلام" یوسف الیان سرکیس کی کتاب معجم المطبوعا
دیگر فہارس سے اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملتی۔ غالباً یہ کتاب ابھی تک چھپی نہ
کتاب کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جعبری کی شرح یعنی اصل جمیلہ پر مصنف نے زیاد
نہیں کئے ہیں، مگر جو تھوڑے بہت اضافے کئے ہیں۔ وہ اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ شیخ احمد ث
کو فنِ رسم المصاحف اور قرأت سے بڑی وابستگی تھی اور اس فن پر عبور حاصل تھا۔

اس نسخہ کے سرورق پر اچھے خوب صورت خطِ ثلث جلی میں یہ عبارت ہے:

"صار ذلک فی ملکِ راجی عفوِ ربہٖ المعبود عبدہ المدعو بالخضیری مح
غفر اللّٰہ لہ وللمسلمین۔ آمین"

یقین سے نہیں کہا جا سکتا یہ محمود خضیری کون ہیں۔ ممکن ہے یہ تیرھویں صدی کے کوئی مصری
جو اچھے خطاط ہونے کے ساتھ اچھے مجوّد بھی تھے۔

(مسلسل)